رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Regd No L 5254

جلد ۴۳/۸ | ۲۷ احسان ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۷ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۸۷

خونریزی کو روکنے کے لئے گواٹے مالا کی کیوبا اور میکسیکو سے اپیل

گواٹے مالا ۲۶ جون۔ گواٹے مالا نے کیوبا اور میکسیکو سے اپیل کی ہے، کہ وہ گواٹے مالا میں خانہ جنگی کو بند کرانے میں اس کا ہاتھ بٹائیں۔ اس نے پھر یہ الزام لگایا ہے کہ ہنڈیورس اور اس کی ملحقہ ریاستوں سے برابر باغیوں کو کمک پہنچ رہی ہے۔ ادھر امریکہ اور جنوبی امریکہ کے دوسرے ملک گواٹے مالا پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں کہ چونکہ اس نے ہنڈیورس اور دوسری ملحقہ ریاستوں پر گواٹے مالا پر چڑھائی کے جو الزامات لگائے ہیں۔ اس لئے وہ امریکی ریاستوں کی یونین کے امن کمیشن کو اپنے علاقہ میں آکر ان الزامات کی تحقیق کرنے دے۔ سلامتی کونسل نے بھی گواٹے مالا کی شکایت ایجنڈے سے اس لئے خارج کر دی تھی، کہ امریکی ریاستوں کی امن کمیٹی کا تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جا چکا ہے۔

پنجاب کے وزیر اعلیٰ کراچی روانہ ہوگئے

لاہور ۲۶ جون۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون آج صبح پاکستان میل کے ذریعہ کراچی روانہ ہوگئے۔

لاہور ۲۶ جون۔ پنجاب کے گورنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ نے آج پنجاب کے اعلیٰ افسروں سے ایک ملاقات کی۔ اس سے پہلے انہوں نے لاہور گیریزن کے بعض فوجی یونٹوں کا معائنہ کیا۔ مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ کل لاہور سے [illegible]

مجلس دستور ساز نے گورنر جنرل کے ماتحت علاقوں کے بارہ میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات منظور کر لیں

مالی امور کے بارہ میں بھی کمیٹی کی سفارشات منظور کر لی گئیں

کراچی ۲۶ جون۔ آج مجلس دستور ساز نے اپنے اجلاس میں ان علاقوں کے بارہ میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات منظور کر لیں۔ جو کلی یا جزوی طور پر براہ راست گورنر جنرل کے ماتحت ہیں۔ قبائلی علاقوں کے بارہ میں جو سفارشات ہیں۔ ان پر غور ملتوی کر دیا گیا ہے۔ مجلس نے مالی امور کے متعلق بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات اور پبلک سروس کمیشن کے متعلق بقیہ دفعات بھی منظور کر لیں۔ ایوان نے مسٹر غیاث الدین پٹھان کی یہ ترمیم بھی منظور کر لی۔ کہ آڈیٹر جنرل پاکستان اور کسی یونٹ کے آڈیٹر جنرل میں امتیاز کرنے کے لئے یونٹ کے آڈیٹر جنرل کو ڈائریکٹر چیف کہا جائے۔ دستور ساز اسمبلی کا اگلا اجلاس اگلے ماہ کی چھ تاریخ کو منعقد ہوگا۔ پرسوں ایوان کا اجلاس پارلیمنٹ کی حیثیت سے منعقد ہوگا۔ جس میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے وعدہ کے مطابق مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ پر بحث کی جائیگی۔

پاکستان کی خوراک و زراعت کی کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۶ جون۔ پاکستان کی خوراک و زراعت کی کونسل کا اجلاس ۲۵ جولائی سے لیکر ۴ اگست تک منعقد ہوگا۔ پہلے بتایا گیا تھا کہ یہ اجلاس ۲ جولائی کو منعقد ہوگا۔

سندھ میں چینے کی نقل و حرکت پر سے پابندی ہٹا لی گئی

کراچی ۲۶ جون۔ حکومت سندھ نے چینے کا اس [illegible] بنی ہوئی چیزوں کے صوبے سے باہر جانے پر سے پابندی ہٹا لی ہے۔ اب سوائے ان سرحدی علاقوں کے جہاں چینا لے جانے کی ممانعت ہے۔ مغربی پاکستان کے ہر حصہ میں چینا لے جایا جا سکے گا۔

سندھ کے وزراء کی تنخواہوں میں پانچ سو روپے ماہوار کی کمی کر دی گئی

کراچی ۲۶ جون۔ سندھ کے وزراء کی تنخواہوں میں پانچ سو روپے ماہوار کی کمی کر دی گئی ہے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سے وزراء کی ماہوار تنخواہ ڈھائی ہزار سے کم کر کے دو ہزار کر دی جائے گی۔ وزیروں کے ذاتی عملہ میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

ٹڈیوں کو تباہ کرنے کیلئے حکومت سندھ کے انتظامات

کراچی ۲۶ جون۔ حکومت سندھ ٹڈیوں کی روک تھام کے لئے پولیس سمیت تمام عملے سے کام لے رہی ہے۔ ٹڈیوں کو مارنے کے لئے دوائیوں کی بہم رسانی اور عملہ کے تقرر کے انتظامات کئے جا چکے ہیں۔ حکومت نے کسانوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ ٹولیاں بنا کر ٹڈیوں کو مارنے کا کام کریں۔ اور اس طرح حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

پنجاب کے انتخابی حلقوں کی حدود کا دوبارہ تعین

لاہور ۲۶ جون۔ صوبائی قانون ساز اسمبلی کے دو ممبروں والے ۴۴ حلقوں کی حدیں مقرر کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ اس کمیٹی کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ دوسرے حلقوں کی حدود میں بھی رد و بدل کر سکتی ہے۔ صوبائی اسمبلی کے سپیکر خلیفہ شجاع الدین اس کمیٹی کے صدر ہونگے۔

کراچی ۲۶ جون۔ مسٹر معربیند رناتھ دت نے کانگرس پارٹی سے مستعفی ہو کر آئین ساز ی میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا [illegible]

ہنوئی ۲۶ جون۔ ہند چینی میں جنگ بند کرانے کے لئے فرانسیسی اور ویٹ منہ کی ہائی کمانوں کے افسروں کی ٭

اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۶ جون۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے اجلاس میں حصہ لینے کے لئے پاکستانی وفد کل جنیوا روانہ ہوگا۔ وزارت امور اقتصادیات کے سکرٹری مسٹر سعید حسن اس وفد کے لیڈر ہوں گے۔ کونسل کا اجلاس منگل کو شروع ہوگا۔ اور اس میں دنیا کی اقتصادی صورت حال اور پسماندہ ملکوں کی اقتصادی ترقی کا جائزہ لیا جائے گا۔

مسٹر چو این لائی کو رنگون میں ٹھیرنے کی دعوت

نئی دہلی ۲۶ جون۔ آل انڈیا ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے رنگون میں چند گھنٹے ٹھیرنے کے لئے وزیر اعظم برما کی دعوت قبول کر لی ہے۔ مسٹر چو این لائی پیر کے روز نئی دہلی سے روانہ ہوں گے۔

ایک سو سکھ یاتریوں کو پاکستان آنے کی اجازت

کراچی ۲۶ جون۔ حکومت پاکستان نے ایک سو سکھ یاتریوں کو دیپالپور میں ایک گوردوارے کی یاترا کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ سکھوں کی جماعت ۱۷ جولائی کو دیپالپور پہنچے گی۔ اور ۲۱ تک رہے گی حکومت ان یاتریوں کے لئے ہر ممکن سہولت پہنچائے گی۔

پاکستان میں تیار ہونیوالے کپڑے کا کچھ حصہ برآمد کرنے کی اجازت دے دی گئی

کراچی ۲۶ جون۔ حکومت پاکستان نے سوتی کپڑے کی ملوں کو تیار شدہ کپڑے کا ایک حصہ برآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ کپڑا برآمد کرنے کے لئے لائسنس لینا ضروری ہے۔ حکومت نے یہ قدم اس لئے اٹھایا ہے۔ کہ پاکستانی کپڑے کی صنعت۔ کو وقت آنے پر بیرونی ملکوں میں منڈیاں تلاش کرنے میں دقت نہ پڑے۔ کھڈی کا کپڑا پہلے ہی سے بلا لائسنس برآمد کرنے کی اجازت ہے۔

کینیڈا کے وزیر خارجہ واشنگٹن جائیں گے

اٹاوہ ۲۶ جون۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر لسٹر پیرسن پیر کو اٹاوہ سے واشنگٹن جائیں گے۔ اور انگلستان مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کو ساتھ لے کر واپس اٹاوہ چلے جائیں گے۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی کل لندن سے واشنگٹن روانہ ہوگئے۔

٭ پہلی ملاقات پیر کو ہوگی۔ یہ ملاقات شمالی ویٹ نام میں ہوگی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں چھپوا کر ۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اچھی طرح وضو کرنا

عن حمران ان عثمان بن عفان دعا باناء فافرغ علی کفیہ ثلاث مرار فغسلھما ثم ادخل یمینہ فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل وجھہ ثلاثا ویدیہ الی المرفقین ثلاث مرار ثم مسح براسہ ثم غسل رجلیہ ثلاث مرار الی الکعبین ثم قال۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من توضا نحو وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حمران کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے ایک برتن منگوایا۔ اور اس سے اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا۔ اور انہیں دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور کلی کی۔ اور ناک صاف کیا۔ پھر اپنے منہ کو تین بار دھویا۔ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھویا۔ پھر بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نے اس طرح وضو کیا۔ پھر دو رکعت نماز ادا کی۔ اور اپنے دل میں ادھر ادھر کا خیال نہ لایا۔ تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو گئے۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰ر جون بروز بدھ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مگر آج "اسلام" "اسلام" پکارنے والے اسلام سے عملاً برگشتہ ہیں۔ اور بانیٔ اسلام کی محبت کا دعویٰ کرنے والے اسلام کے لئے عزت کا باعث نہیں۔ انہوں نے اس مجسمۂ نور اور حسن و احسان کے کامل نمونہ کی پیروی سے منہ موڑ لیا ہے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان جو اپنے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے دنیا کا استاد مانا جاتا تھا۔ آج زمانہ بھر میں ذلیل و رسوا ہے۔

پس آؤ اس زندہ خدا کے زندہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اسوۂ حسنہ کو دنیا کے سامنے رکھیں۔ تا اپنے اندر بھی احساس نفس اٹھے مسرت سے پیدا ہو اور دوسروں کے لئے بھی وہ نور الٰہی سے روشن ہو۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ حسب دستور سابق بموقعہ ۳۰ر جون بروز بدھ اپنی اپنی جگہ سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ سوانح حیات کے ہر پہلو کو وضاحت سے بیان کریں۔ حضور اقدسؐ کی سیرت پر بولنے کے لئے چھوٹوں اور بڑوں کو سب کو موقعہ دیا جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر کا داخلہ ۲۶ر جون بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ دس دن کے بعد داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ لیا جائے گا۔ کالج میں آرٹس کے قریباً تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ مروجہ تعلیم کے علاوہ دینیات کی اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل بھی ہے۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوا لئے جا سکتے ہیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ اخلاص و محبت کو دیکھتا ہے

"خدا تعالےٰ کی نگاہ انسان مخلص کے دل کے ایک نقطہ پر ہوتی ہے۔ جسے وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔ اور اسی کی خاطر وہ خوش دلی سے ہر صعوبت و مکروہ کو برداشت کرے گا۔ یہ ضرور نہیں۔ کہ کوئی بڑی بڑی مشقتیں کرے۔ اور دائم حاضر باشی ضرور ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خاکروب ہمارے مکان میں آکر بڑی تکلیف اٹھاتا ہے۔ اور جو کام وہ کرتا ہے۔ ہمارا ایک بڑا عزیز مخلص دوست وہ کام نہیں کر سکتا۔ تو کیا ہم اپنے وفادار احباب کو بیقدر سمجھیں۔ اور خاکروب کو معزز و مکرم خیال کریں۔ بعض ہمارے ایسے بھی احباب ہیں۔ جو مدتوں کے بعد تشریف لاتے ہیں۔ اور انہیں ہر وقت ہمارے پاس بیٹھنا میسر نہیں آتا۔ مگر ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے دلوں کی بناوٹ ایسی ہے۔ اور وہ اخلاص و مودت سے ایسے خمیر کئے گئے ہیں کہ ایک وقت ہمارے بڑے بڑے کام آ سکتے ہیں۔ نظام قدرت میں بھی ہم ایسا ہی دیکھتے ہیں۔ کہ جتنا شرف بڑھتا جاتا ہے۔ محنت اور کام ہلکا ہوتا جاتا ہے۔" (ملفوظات)

نوٹس داخلہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور

فرسٹ ایر آرٹس اور سائنس (میڈیکل اور نان میڈیکل) کلاسز کا داخلہ ۲۶ر جون ۱۹۵۴ء کو شروع ہوگا۔ اور ۹ر جولائی تک رہے گا۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء کو چاہیئے کہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ ملف کر کے پیش کریں۔ پرنسپل سے روزانہ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک انٹرویو کا وقت مقرر ہے۔ فیس کی مراعات اور دیگر وظائف کے لئے طلباء کی تعلیمی حسن کارکردگی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کالج پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

سکیم پانچ سالہ تعلیمی قرضِ حسنہ

اسکی بنیاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا وہ ارشاد گرامی ہے۔ جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۳ء میں فرمایا کہ غرباء کی اولاد کی تعلیم کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے۔ کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور اسے قرضہ کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں ہی کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم:۔ جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر چھ سالی قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اسکی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ½ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ½ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملیگا ساتویں سال ⅖ اور دس سال بعد ساری رقم یا بقایا۔ سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔ اول زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔

اول دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرا دینگے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہیگی۔ وظائف لینے والے طلباء حسب تواعد فراغت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے گویا ممبران کو رقم واپس کرنا اور طلباء سے قرضہ وصول کرنا بذمہ مرکز ہے۔ اگر احباب دل کھول کر حصہ لیں۔ تو ان کی طرف سے رقم ان کی بچت ہوگی۔ اور وظیفہ خواروں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مالی امداد بطور صدقہ جاریہ۔ اگر غور کیا جائے۔ تو سکیم دونوں طرح کی حامل ہے۔ انشاء اللہ بابرکت ہوگی۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ احسان ۱۳۳۱ ہش

عیسائی مشن

بھارت میں ہندو متعصب جماعتیں نہ صرف مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ہیں۔ بلکہ آجکل وہاں بڑے زور شور سے عیسائیت کے خلاف بھی پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ تمام ہندو اخبارات میں عیسائیت کے خلاف خبریں اور مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے ان لوگوں کے ارادے جو بھارت کو صرف اپنا وطن سمجھتے ہیں ظاہر ہے۔ چنانچہ روزنامہ "ملاپ" دہلی کی ۲۵ جون ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ یہ ہندو جماعتیں عیسائی مشنوں کی کتنی مخالفت کر رہی ہیں۔ خبر ہے کہ

"کانپور ۲۳ جون۔ آریہ سماج گووند نگر کانپور کی ایک سبھا میں تقریر کرتے ہوئے آریہ سماج کے مشہور کارکن شری دیویداس آریہ نے کہا کہ دیش کے سیکولرازم سے اگر کسی مذہب نے فائدہ اٹھایا ہے۔ تو وہ عیسائی مذہب ہے۔ جس کے پادری ہزاروں کوس دور سے بالکل بے خوف ہو کر ۳۰ ہزار ہندوؤں کو ہر ماہ عیسائی بناتے ہیں عیسائیت کا یہ سیلاب دیش کے لئے خطرہ کی گھنٹی ہے۔ ناگاستھان۔ دراوڑستھان۔ آزاد جھارکھنڈ راجیہ کے مطالبے دیشی نقشہ کالمی پادریوں کے اشارے پر ہو رہے ہیں۔ کل کھلے عام عیسائستان کا مطالبہ کیا جائے گا جس سے دیش کی ایک جہتی اتحاد بالکل ختم ہو جائے گا۔ اس سے دیش واسیوں اور خصوصاً سرکار کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ ایک اندازہ کے مطابق اس وقت بھارت میں ۲۳ ہزار عیسائی پرچارک ۱۶ ہزار ہسپتال اور ۲۳ ہزار سکول اور کالج اور ۴۸ ہزار پریس تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ آپ نے سرکار سے مطالبہ کیا کہ اگر اٹلی سے احمدیہ مشن کو نکالا جا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ دیشی عیسائی پادریوں کو بھارت میں رہنے دیا جائے۔ جلسہ میں شری ڈاکٹر دیو اچند شری بنڈت ٹھاکر دت۔ شری ہری چند پردھان سماج کی بھی تقریریں ہوئیں"

عیسائی پادریوں پر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ جاسوسی کرتے ہیں۔ یہ بات کوئی بعید از قیاس نہیں۔ جو پادری یورپ کے مختلف ممالک سے بھارت یا پاکستان میں آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے اکثر اپنے اپنے ملک کی حکومتوں کو یہاں کے حالات سے آگاہ کرتے ہوں۔ جن میں سیاسی رازوں کی باتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ الزام تمام مشنوں پر نہیں لگایا جا سکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ تفصیلات معلوم کرنے سے واضح ہو سکتا ہے۔ اکثر مشن بھارت اور پاکستان میں بہت سا خدمتِ خلق کا ایسا کام کر رہے ہیں۔ جو ہم خود یہاں نہیں کر رہے۔

یہ بات پاکستانیوں کے لئے خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ پاکستان میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے بڑے بڑے مشن قائم کئے ہوئے ہیں۔ اور عیسائیوں کے مختلف فرقوں نے اپنے اپنے گرجے ملک کے طول و عرض میں پھیلا رکھے ہیں۔ لاہور ہی کو دیکھئے چند قدم چلنے پر آپ کو ہر سڑک پر کوئی نہ کوئی گرجا نظر آئے گا۔

ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ موجودہ عیسائیت وہ دین نہیں جس کی تعلیم حضرت عیسٰے نبی اللہ نے دی تھی۔ ہم موجودہ عیسائیت کو سراسر غلط سمجھتے ہیں۔ اور کوئی مسلمان جس نے دینِ اسلام کا صحیح مطالعہ کیا ہے عیسائیت کے دلائل سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے باوجود پاکستان میں ان کے بڑے بڑے مشن قائم ہیں۔ اور اتوار کو تمام گرجے بھرپور ہوتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ اونچ جاتی ہندو اور مسلمان عیسائیوں کا شکار نہیں ہوتے۔ بلکہ اکثر وہ لوگ ان کا شکار ہوتے ہیں۔ جن کو ہم نیچ جاتی سمجھتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ عیسائیوں کو یہ موقعہ کس نے دیا کہ وہ ہمارے ملک کے کثیر لوگوں کو حلقہ عیسائیت میں لا سکے ہیں۔ یہ بات ہمارے لئے ہرگز خوشی کی نہیں ہے۔ کہ پادری لوگ اچھی ذاتوں کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو عیسائی نہیں بنا سکے بلکہ ادنےٰ ذاتوں کو ہی اپنا حلقہ بگوش کر سکے ہیں۔ یہ بات تو نہایت افسوسناک ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ایسے لوگوں کو شروع سے ہی اپنی سوسائٹی سے کاٹ رکھا ہے۔ اور ان کی ایسی پست حالت کر دی ہوئی ہے۔ کہ انہیں ہم پر ذرا اعتماد نہیں رہا۔ بے شک یہ قصور ہندوؤں کے ذات پات کے اصول کا ہے۔ مگر ہم جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ کیا خود ہم نے بھی ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا۔ جو ہندو اونچ جاتی اچھوتوں سے کرتے چلے آئے ہیں۔

عیسائی پادریوں نے یہاں نہ صرف گرجے بنائے بلکہ ہسپتال کھولے سکول جاری کئے۔ اور اور خدمتِ خلق کے ادارے قائم کئے۔ اور انہوں نے ہماری سوسائٹی کے راندے ہوؤں کو گلے لگایا۔ ان کو تعلیم دی۔ اور بعض کو ایسا انسان بنایا کہ بڑے اونچ جاتی ہندو اور سید افغان وغیرہ کہلانے والے مسلمان بھی آج ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ہم پہلے یہ کہتے تھے کہ چونکہ حکومت انگریزوں کی ہے۔ جو خود عیسائی ہیں۔ اس لئے عیسائی مشن فراغت سے یہاں کام کر رہے ہیں۔ اور ہندو مسلمان لالچ کی وجہ سے عیسائی بنتے ہیں۔ مگر آج تو ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ باوجودیکہ بھارت اور پاکستان میں اب وطنی حکومتیں ہیں۔ پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی مشن جو خدمتِ خلق کا یہاں کام سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ نہ ہندو ادارے بھارت میں اور نہ مسلمان ادارے پاکستان میں سرانجام دے رہے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ ان مشنوں کی اعانت ان کی حکومتیں اور ان ملکوں کے بڑے بڑے امرا کرتے ہیں۔ اس لئے وہ ہم سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ مگر یہ محض بہانہ سازی ہے۔ کیا بھارت میں کروڑپتی ہندو موجود نہیں ہیں۔ اور کیا پاکستان میں بڑے بڑے جاگیردار موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ پادری ان اقوام کے افراد ہیں۔ جو آج زندہ اقوام مانی جاتی ہیں۔ وہ اقوام سرگرم زندوں کی طرح کرتی ہیں۔ اس لئے ان کے مشنری بھی زندہ ہیں اور کام کرتے ہیں۔ ہمارے پاس سوائے اپنے مذہب کی برتری کی ڈینگ مارنے کے اور کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں ہمارا دین بھکشوؤں اور مبشرین کا دین نہیں ہے۔ حکومت کی عنان ہمارے ہاتھ میں دو تو پھر ہم کام کریں گے۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ موجودہ عیسائیت ایک غلط دین ہے۔ یہ وہ دین نہیں جو حضرت عیسٰے علیہ السلام نبی اللہ لائے تھے۔ مگر پادریوں نے اپنی بے پناہ قربانیوں سے اسے پاکستان میں ہی نہیں بھارت ہی میں نہیں بلکہ کرۂ ارضی کا کوئی چھوٹا بڑا ملک ایسا نہیں۔ جہاں اس کا پیغام نہ پہنچایا ہو۔

عیسائیوں میں سینکڑوں فرقے ہیں جو ایک دوسرے کو کافر گردانتے ہیں۔ مگر وہ تلخ تجربوں کے بعد اب سمجھ گئے ہیں کہ باہم جنگ و جدال کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان کا ہر فرقہ تبلیغ کے میدان میں نکلا ہوا ہے۔ اور ایک

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

تو پھر ہلال سے ماہِ تمام پیدا کر

جہانِ سوز میں ایسا مقام پیدا کر
بلائے جہیم تو دارالسلام پیدا کر

کیا ہے چرخ نے ماہِ تمام کو جو ہلال
تو پھر ہلال سے ماہِ تمام پیدا کر

فنا جو گردشِ افلاک نے کیا ہے تجھے
اسی فنا سے تو ملکِ دوام پیدا کر

ہے مصطفٰےؐ کا سا آقا تو ایک چیز ہی
بلالؓ جیسا ہی کوئی غلام پیدا کر

اسی کا پیام ہے تنویر گو کلام کلیم
تو اس سے آپ بھی راہِ کلام پیدا کر

تنویر

فَسَیَکۡفِیۡکَھُمُ اللّٰہُ

اے رسول! اللہ تعالےٰ تجھ کو ان دشمنوں کے مقابل میں کافی ہوگا

نصرتِ الٰہی کے ایمان افزا مناظر

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

(۳)

(۶)

رسول خدا نے اپنے حلفا قبائل بنو خزعہ کے ساتھ دس ہزار جاں نثار صحابہؓ کے ساتھ مکہ فتح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مولد ہے۔ اور اسلام کا منبع یہیں سے پھوٹتا ہے۔ نزول قرآن بھی یہاں ہی ہوُا۔

یہ مقدس قافلہ مدینہ سے جب مکہ کو روانہ ہوتا ہے۔ تو راستہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس آپ کو ملتے ہیں۔ قریش کو اسلامی لشکر کے آنے کی اطلاع ملتی ہے۔ تو متفقہ فیصلہ سے ابوسفیان حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء کو مسلمانوں کی فوج کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ مگر یہ فوج کو دیکھتے ہی حیران ہوجاتے ہیں۔ آگوں کے شعلوں سے مکہ کے اردگرد خوف اور دہشت پیدا ہوچکی تھی۔ حضرت عباسؓ نے بڑی ہوشیاری سے ابوسفیان کو پہچان لیا۔ اور اسے اپنے پاس بلا لیا چونکہ حضرت عباسؓ کو ابوسفیان سے خاص محبت تھی۔ اس لئے ابوسفیان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جایا گیا۔ اور ابوسفیان نے کچھ وقفہ کے بعد اسلام قبول کرلیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کی سفارش پر ابوسفیان کو یہ اعزاز دیا۔ کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ اسے بھی امان دی جائے گی۔ جیسا کہ بعد کے واقعات نے بتلا دیا۔ کہ حضرت عباسؓ کی یہ سفارش بہت بڑی حکمت عملی اور ملکی سیاست کے مطابق تھی۔ چنانچہ ابوسفیان نے اس اعزاز کے پیش نظر مکہ میں داخل ہوکر رسول خدا کے بعض احکام کی منادی کی۔ اسلامی لشکر نے مختلف اطراف سے مکہ کا احاطہ کرلیا اور آہستہ آہستہ اسلامی فوج مکہ میں داخل ہوگئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ میں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ ۳۶۰ بتوں کو توڑنا شروع کردیا۔ مقام ابراہیم میں آنے سے دو رکعت نفل پڑھے۔ اور خانہ کعبہ میں داخل ہوگئے۔ بعد ازاں آپ نے ایک تاریخی خطبہ پڑھا۔ جس میں مختلف امور بیان کرنے کے بعد آپ نے قریش کے مجمع سے استفسار فرمایا:۔

یا معشر قریش ما تظنون
انی فاعل بکم

اے قبیلہ قریش تمہارا میرے متعلق کیا خیال ہے۔ کہ میں کیا سلوک تم سے کرونگا۔ سب مجمع پکار اٹھتا ہے۔

خیراً لانک اخ کریم
وابن اخ کریم۔

ہم آپ سے حسن سلوک کی توقع رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ وسیع اخلاق کے مالک ہیں۔ اور یہ خوبی آپ کی خاندانی ہے۔

رسول خدا نے ان سب ظالموں کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے تھے جنہوں نے رسول خدا کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ آپ کے صحابہ کرام کو قسما قسم کی تکالیف دیں۔ مگر آپ اس بدسلوکی کا جواب عفو میں یوں دیتے ہیں۔

اذھبوا انتم الطلقاء
لاتثریب علیکم الیوم

جاؤ تم آج آزاد ہو اور تم پر کسی قسم کی گرفت نہیں ہے۔

تاریخ عالم اس قسم کے اخلاق سے خالی ہے۔ مگر محمد رسول اعظم نے ایک مثال قائم کرکے دنیا کو بتلادیا۔ کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں۔ اور مجھے صرف خداتعالےٰ ہی کافی ہے میں دلوں میں تقوےٰ کی قائم کرنے آیا ہوں

(۷)

خدا کی حکمت کہ رسول خدا کی نرینہ اولاد کوئی زندہ نہ رہی۔ چنانچہ جب ابراہیم آپ کے بیٹے فوت ہوگئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "ابستر" کہنا شروع کردیا۔ جس کے معنے بے نسل کے ہیں۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ مشہور دشمن اسلام عاص بن وائل نے آپ کے متعلق یہ کہنا شروع کردیا۔

دعوہ انما ھو رجل
ابتر لاعقب لہ لو
ھلک انقطع ذکرہ
واسترحتم منہ (بحر المحیط)

یعنی محمدؐ کے ذکر کو چھوڑ دو۔ وہ اب بے نسل ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس کے مرنے کے بعد تم اس سے چھٹکارا حاصل کرلوگے۔ اور اس کا ذکر دنیا سے مٹ جائے گا۔

خاکسار راقم جیسے یہ سطور تحریر کر رہا ہے۔ میرے کمرہ کی کھڑکی میں سے اسلامی مؤذن کی آواز سنائی دی جارہی ہے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ
اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ

یہ اذان کا کلمہ سننے کے بعد ہر مومن غیور صلے اللہ علیہ وسلم سے حضور کے لئے دعائے خیر کرتا ہے۔ اور اس کی گونج مشرق و مغرب میں آج ہورہی ہے۔ شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

وضم الالٰہ اسم النبی الی اسمہ
اذ اقال فی الخمس المؤذن اشھد

یعنے خداتعالےٰ کے نام کے ساتھ نبی اکرم کا نام ملا ہوُا ہے۔ جبکہ مؤذن پانچ نمازوں میں اشھد کہتا ہے۔

آج ہر مسلمان رسول خدا کا فرزند ہے آپ کا ہر مسلم غیور عاشق صادق ہے۔ اور آپ سے والہانہ محبت رکھتا ہے۔ کئی لاکھ آپ کے فرزند آپ کی زیارت کے لئے جبال سرزمین حجاز میں جاتے ہیں۔ وہاں ہر مومن کی نوک زبان دن میں کئی مرتبہ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ کا ورد کرتی ہے۔ آپ کی سیرت مبارکہ پر دنیا کی کئی زبانوں میں کتب تحریر کی جارہی ہیں۔ ہر مسلمان آپ کا فدائی ہے۔ آپ کے فضائل۔ مناقب اور محاسن سے ہر مسلمان کی زبان تر ہے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک مسلمان محبت اپنے والدین سے زیادہ رکھتا ہے۔ کیونکہ ایسی محبت ایمان کا اہم جزو ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا یؤمن احدکم حتی
اکون احب الیہ من
والدہ وولدہ والناس
اجمعین

یعنے تم میں سے کوئی اس وقت کامل مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ میں ایک مومن کے نزدیک اس کے والد اور بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ کیا جاؤں۔

(۸)

یہ ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے ساتھ نصرت الٰہی کے بعض واقعات ورنہ آیت کا یہ حصہ ایک ضخیم کتاب کا متقضی ہے کس طرح خداتعالےٰ نے آپ کو سازشوں سے محفوظ رکھا۔ ورنہ دشمن نے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے جس کے لئے آپ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ مگر دشمن نہ صرف ناکام ہوُا بلکہ وہ بھی آغوش اسلام میں آکر راحت حاصل کرتا ہے۔ آؤ ہم سب ملکر فسیکفیکھم اللّٰہ کہتے ہوئے اعتراف کریں۔ بلاشبہ خدائی وعدہ پورا ہوُا اور کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی کے مطابق آپ کامیاب وکامران ہوئے ؛

بزرگان اور احباب سلسلہ سے

عاجزانہ درخواستِ دعا

خداتعالےٰ کے فضل وکرم سے ملایا زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ دسمبر ۱۹۵۲ء میں مکمل ہوچکا ہے۔ اب اس پر نظر ثانی اور مختصر نوٹ لکھنے کا کام جاری ہے۔ اس اہم کام کے ساتھ ساتھ دوسرے جماعتی کام بھی کرنا ضروری ہیں۔ اس حالت میں مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ میرا پیارا بچہ عبد الودود محمد شافع سخت بیمار ہے اور زیر علاج ہے۔ بیماری لمبی ہونے کی وجہ سے عزیز سخت کمزور ہوچکا ہے۔

اس لئے خاکسار اپنے تمام بزرگان اور احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ خداتعالےٰ میرے پیارے بچے کو صحت کاملہ جلد تر عطا فرمائے اور مجھے توفیق بخشے کہ کلام پاک کے اہم کام کو مکمل کرسکوں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء۔

خادم سلسلہ عالیہ طالب دعا۔ محمد صادق
مبلغ سماٹرا وسنگاپور

اعلان دارالقضاء

بمطالبہ ناظر صاحب بیت المال ربوہ از ماسٹر خداداد صاحب مدرس مبارک پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان مبلغ ۲۹۹/۱۵ روپے کا فیصلہ ماسٹر خداداد صاحب موصوف کے خلاف کیا گیا ہے۔ جس کی ادائیگی بذریعہ ۵۰ روپے ماہوار قسط قرار دی گئی ہے۔ چونکہ اس فیصلہ کی اطلاع ماسٹر خداداد صاحب کو معمولی طریق سے نہیں ہوسکی۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔

(نوٹ) یہ فیصلہ ماسٹر خداداد صاحب کی عدم حاضری میں یکطرفہ ہوُا ہے۔ اس لئے وہ اس کی منسوخی کے لئے ایک ماہ تک درخواست دے سکتے ہیں۔ (ناظم قضا سلسلہ احمدیہ)

معلومات عامہ

ہند چینی

ہند چینی جو کہ ۳ ریاستوں کا مجموعہ ہے اس وقت سارے ممالک اور عوام کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ فرانسیسیوں نے برسوں اپنا اقتدار ان ریاستوں پر ظلم و تشدد کے ذریعہ قائم رکھا۔ اور جب بھی آزادی اور مراعات دینے کا وعدہ کیا۔ تو حتی الامکان یہ کوشش کی کہ یہ وعدہ بشرمندہ تعمیل نہ ہو سکے۔

جنگ کا آغاز

اسی اقتدار کے خلاف ہوچی منھ Hochi Minh نے صدائے احتجاج کے ساتھ ساتھ ہتھیار بھی اٹھائے اور یوں ایک طویل جنگ کا آغاز ہوا جس میں ہند چینی کی تینوں ریاستوں (ویٹ نام۔ کمبوڈیا۔ لاؤس) کی فوجیں اور فرانسیسی ایک طرف تھے ہوچی منھ۔ اور اس کے مؤیدین دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ ہوچی منھ صرف ایک ...... (Nationalist) محب وطن تھا۔ اور اس کا مقصد ہند چینی کو بیرونی اقتدار سے نجات دلانا تھا۔ مگر فرانسیسی فوجوں کے مقابلے میں اسے مجبوراً چین سے مدد لینی پڑی۔ اور جیسے جیسے جنگ طول پکڑتی گئی۔ ویسے ویسے ہوچی منھ نیشنلسٹ کم اور کمیونسٹ زیادہ ہوتا گیا۔ یہ بات غیر اغلب نہیں۔ کیونکہ ایک زمانہ میں ہوچی منھ نے فرانس کی دعوت پر خود (Paris) پیرس آکر ہند چینی کے متعلق گفتگو کرنا گوارا کیا۔ مگر فرانسیسیوں نے کھلے دل سے کبھی بھی آزادی دینے کا وعدہ نہیں کیا۔ یہ جنگ آج فرانس کے علاوہ دنیا کے ایک بڑے حصے کے لئے دردِ سر بنی ہوئی ہے فرانس کے لئے تو یہ جنگ روپیہ اور فوجوں کے ایک مستقل خرچ کا باعث ہے۔ فرانس کو اس جنگ کی قیمت ہر سال تقریباً ۵۰ کروڑ پونڈ یا پانچ ارب روپیہ دینی پڑتی ہے۔ اس کے ہلاک شدہ فوجوں کی تعداد ۱۰۰ ہزار سے متجاوز ہو چکی ہے۔ اور ہر سال ان کے وہ تمام فوجی کام آتے ہیں جو ان کی ملٹری اکیڈیمی سے گریجویشن Graduation کر پاتے ہیں۔

ہند چینی کی تین ریاستوں کی اتنی زیادہ اور اس معیار کی فوج نہیں کہ وہ ہوچی منھ کی افواج کا مقابلہ کر سکے۔ جس کو اب یہ کوئی راز نہیں رہا کمیونسٹ چین کی پوری امداد حاصل ہے۔ ان کے پاس نہ کوئی ہوائی طاقت ہے اور نہ ہی مضبوط بری فوج۔ ...... مگر ان کے پاس Carliuts hiachine Machine gians توپ خانے کی ایک زبردست تعداد موجود ہے چین ہوچی منھ کو ہر ماہ تین سو ٹن جنگی سامان مہیا کرتا ہے اور حالات کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ہوچی منھ فرانسیسیوں کے خلاف جنگ میں جو اسلحہ استعمال کر رہا ہے۔ ان کا ایک بڑا حصہ امریکی ساخت کا ہے۔ جسے چیانگ کائی شیک کو ماؤزے تنگ کے خلاف جنگ کے لئے دیا گیا تھا۔ اور بعد میں خود ماؤزے تنگ کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ یوں امریکہ کے اسلحہ خود اس کے ساتھی فرانس کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں۔

معاشی بدحالی

ہند چینی کے عوام کی معاشی حالت کے متعلق کوئی خوش گمانی کرنا غلط ہے۔ قانونی حیثیت سے فصل کا ۲۰ فی صد کرایہ میں وصول کیا جانا چاہیئے۔ مگر عملی طور پر پچاس فی صد وصول کیا جاتا ہے۔ قرض دینے والے ساہوکار چار چار سو فی صد تک کسانوں کو سود دیتے ہیں۔ ہسپتال بہت کم ہیں۔ اور جتنے بھی ہیں ٹھسے ہوئے۔ ایک شخص جس نے ایک ہسپتال کا معائنہ کیا تھا۔ یہ کہتا ہے کہ وہاں ۱۲۰ مریض تھے۔ مگر بستر صرف ۴۰ گویا ہر بستر کے لئے چار مریض۔ چنانچہ ہر مریض کا بستر پر لیٹنے کا وقت ۲ گھنٹے مقرر تھا۔ اور اس دوران میں باقی تین مریضوں کو فرش پر لیٹے رہنا پڑتا تھا۔ چنانچہ اس معاشی بدحالی کا کوئی حل نظر میں نہ ہونے کی وجہ سے ہند چینی کی وسیع آبادی نے ہوچی منھ سے اپنی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ جو ہوچی منھ کی طاقت کا اصلی راز ہے۔ اس کی فوج کے اثر و نفوذ کا اندازہ اس واقعہ سے ہوگا۔

ویٹ منھ (باغیوں) کے گڑھ اور فوجی مرکز سے تین سو میل دور (HUE) ہیو ایک مقام ہے۔ ایک دن اچانک ویٹ منھ کے تین ہزار فوجی وہاں پہونچے۔ مگر ان کی نقل و حرکت کی اطلاع کسی کو نہ تھی۔ یہ ممکن دراصل یوں ہوا کہ فوجیوں نے کسانوں کا بھیس بدلا تھا۔ اور رات کو سفر اور دن کو آرام کرتا تھا۔ ان کی نقل و حرکت عوام کے تعاون و مدد کے بغیر کسی طرح ممکن نہ تھی۔ ہند چینی کا ایک معمولی کسان جو کہ دن کو کھیت میں چاول کی کاشت کرتا ہو عین ممکن ہے کہ رات کو ویٹ منھ کی فوجوں کو پناہ دیتا ہو۔ ہند چینی کے متعلق یہ کہاوت عام ہے کہ

It is viet Nam By day and viet Minh by Night

یعنی یہ دن کو تو ویٹ نام (فرانسیسیوں کا علاقہ) اور رات کو ویٹ منھ (کمیونسٹ علاقہ) ہے یہ کہاوت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی ہے۔ پھر بھی اس سے ہند چینی کے حالات کا اندازہ ضرور ہوتا ہے

تازہ صورت حال

تازہ صورت حال یہ ہے کہ فرانسیسیوں کو شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ اور موسیو بڈالٹ نے جو اس وقت فرانس کے وزیر اعظم ہیں۔ امریکنوں اور انگریزوں سے ٹھوس امداد کا مطالبہ کیا ہے۔ آئزن ہاور نے اپنی افواج کو بھیجنے سے تو قطعاً انکار کر دیا ہے۔ البتہ اسلحہ روانہ کر رہے ہیں۔ مگر یہ امداد بھی ممکن ہے ناکام ثابت ہو۔ کیونکہ اس امداد کے معاملہ میں چین کو جو سہولتیں حاصل ہیں۔ وہ امریکہ کو نہیں۔ چین بڑی آسانی سے اپنی افواج اور اسلحہ گھنٹوں میں ہوچی منھ کی مدد کو پہنچا سکتا ہے۔ جب کہ امریکہ کو اس مقصد کے لئے ہزاروں میل کا سفر کرنا پڑتا ہے یہ عجیب صورت حال ہے کہ جس ملک کو امریکہ سب سے زیادہ معاشی امداد دے رہا ہے۔ اسی نے امریکہ کو اپنے اوپر سے اسلحہ ٹرانسپورٹ کرنے کی اجازت نہیں دی

کالونیز (Colonies) کے معاملہ میں انگریز فرانسیسیوں کی بہ نسبت زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ برما کو انہوں نے جب آزادی دی تھی۔ تو یہی خوف ان کے پیش نظر تھا کہ قوم پرست طبقہ جو آزادی کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ کہیں اپنی امداد کی خاطر کمیونسٹوں کی گود میں نہ جا پڑے اس اقدام (یعنی آزادی دینے) کا نتیجہ یہ ہے کہ برما کی قوم پرست حکومت نے کافی کامیابی سے کمیونسٹوں کا قلع قمع کر دیا ہے۔ ہند چینی کے معاملہ میں بھی۔ اگر یہی حکمت عملی تیار کی جاتی تو یہ عین ممکن تھا۔ کہ آزاد ہند چینی۔ اور ہوچی منھ (Ho chi Minh) مخالف کمیونسٹ ہوتے۔

ہند چینی دو اور حیثیتوں سے بھی اہم ہے جس کا پورا احساس ہر دو بلاکس کے ممالک کو ہے ایک تو اس کی جغرافی پوزیشن ہے۔ اس پر قبضہ کے بعد کمیونسٹوں کے لئے برما اور سیام پر قبضہ جمانا کوئی زیادہ مشکل نہیں ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ایشیائی چاول تقریباً سارے کا سارا کمیونسٹوں کے ہاتھ لگ جائے گا۔ اور ایشیا کے دوسرے چاول کھانے والے ممالک کمیونسٹوں کے رحم و کرم پر ہوں گے۔

اس لئے مغربی قوتوں کو ہند چینی پر قبضہ جمائے رکھنے پر اصرار ہے۔ موجودہ صورت حال تو کچھ اس قسم کی ہے کہ نہ اگلتے بنتی ہے اور نہ نگلتے دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

تربیت و اصلاح ہی حقیقی تبلیغ ہے

ایک عرصہ سے نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ اعلانات و چٹھیات امراء اضلاع و صدران جماعت اور سیکرٹریان سلسلہ کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ وہ افراد جماعت سے دینی خدمات کا کام لیں۔

آج اپنے اور غیر سبھی اصلاح و تربیت کے محتاج ہیں۔ جھوٹ۔ فریب۔ دغا۔ حق تلفی بغض و کینہ۔ جنبہ داری۔ مقدمہ بازی۔ جھوٹی شہادت دینا۔ نمازوں سے لاپرواہی۔ شادی بیاہ کے موقعہ پر فضول خرچی۔ مشرکانہ رسم و رواج اور اسی قسم کے سینکڑوں نقائص کثرت سے افراد جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی اصلاح کی طرف توجہ دینا از بس ضروری ہے۔ احمدی احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنی اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے ہمسایوں کی اصلاح کریں۔ یہ بڑی دینی خدمت اور حقیقی تبلیغ ہے۔ سیکرٹری صاحبان براہ کرم اس میدان میں اپنے دوستوں سے کام لیں اور جماعت کی مجموعی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک نظارت ہذا میں بھیجدیں۔ صدر صاحبان براہ کرم رپورٹ اپنی نگرانی میں بھجوایا کریں۔ کہ بغیر اس کے نظارت ہذا کو کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ کہ احباب جماعت کس حد تک اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی مفید مشورہ دیا جا سکتا ہے امید ہے کہ دوبارہ یاددہانی کی ضرورت پیش نہ آنے دیں گے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

اگر حکومت نظر انداز کرنے کی موجودہ پالیسی پر گامزن رہی تو احرار ایسے وحشت انگیز جرائم کا ارتکاب کریں گے (قربان علی خان)

مرکز کو اطلاع دیئے بغیر صوبے کا امن برقرار رکھنے کے لئے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ!

(گذشتہ سے پیوستہ)

پالیسی کے متعلق نیا خط

۲۰ مئی ۱۹۵۲ء کو مسٹر انور علی نے ایک جامع نوٹ لکھا۔ جس میں ۱۹۵۰ء سے اس وقت تک احرار کی سرگرمیاں اور ان کے اثرات بیان کئے گئے تھے۔ جن کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (۱) اکتوبر ۱۹۵۰ء میں اوکاڑہ میں احمدی مبلغین پر راستے ہی میں حملہ کر کے ان کے منہ کالے کر دیئے گئے۔ (۲) یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ جارحانہ اقدام فرقہ پرستی کا نتیجہ تھا۔ ایک سکول ماسٹر ہلاک کر دیا گیا (۳) تقریباً اسی زمانہ میں پنڈی میں ایک احمدی ہلاک کر دیا گیا۔ حالانکہ فوری سبب کو مذہبی اختلافات سے کوئی تعلق نہیں تھا (۴) جنوری ۱۹۵۱ء میں سیالکوٹ میں احرار نے احمدیوں کے ایک جلسہ کو درہم برہم کر دیا (۵) فروری میں چک جھمرہ میں ایک احمدی ایم عصمت اللہ کے رد کے کو احرار نے ریلوے سٹیشن پر چھرا گھونپ دیا (۶) مارچ میں گوجرانوالہ میں ایک احمدی دوکاندار پر حملہ کیا گیا۔ لیکن پولیس نے اسے بچا لیا (۷) اپریل میں کامل پور میں غلام نبی جانباز کی ایک دھمکی کے بعد ایک احمدی دوکاندار پر حملہ کر دیا گیا (۸) مئی میں سمندری میں ایک احمدی مسجد جلا دی گئی۔ (۹) نومبر میں کامل پور میں پھر احمدیوں کا ایک جلسہ درہم برہم کیا گیا۔ جس کی وجہ سے فریقین کے آدمی زخمی ہوئے (۱۰) اسی مہینہ ملتان میں احرار نے احمدیوں کا ایک جلسہ درہم برہم کر دیا (۱۱) مارچ ۱۹۵۲ء میں سرگودہا میں ممانعت کے باوجود احرار کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ (۱۲) اپریل ۱۹۵۲ء میں راولپنڈی میں ایک جلسے میں ایک نوجوان گرفتار ہوا۔ جو اسی وجہ سے لوگوں پر زور دے رہا تھا۔ کہ وہ چوہدری ظفر اللہ خان کو ہلاک کر دیں (۱۳) اسی مہینے گوجرانوالہ میں چوہدری ظفر اللہ خان کے جنازے نکالے گئے اور نعرے لگائے گئے ظفر اللہ غدار مردہ باد (۱۴) مئی ۱۹۵۲ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے وسیع پیمانے پر مظاہروں کا وعدہ کیا (۱۵) ایک خط کے مطابق جو سی۔ آئی۔ ڈی والوں نے پکڑا تھا۔ ظفر اللہ کو ہلاک کرنے والوں کو جنت نصیب ہوگی۔

مسٹر انور علی نے کہا کہ احرار جو تقسیم کے بعد منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے۔ اب بڑھ کر حملہ کرنے کی پوزیشن میں ہو گئے ہیں۔ وہ لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے مسلم لیگ کے ممبر ... سے صلح کر لی ہے۔ گورنمنٹ، چیف سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل نے انہیں وقتاً فوقتاً تنبیہیں دی ہیں۔ لیکن ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اسلامی ... انہوں نے نئی جگہوں پر شاخیں کھول دی ہیں۔ ان کی مجموعی رکنیت ۲۰۴۶ ہے۔ انہیں اگر طاقت اور عوام کی حمایت حاصل کرنے کا موقع دیا گیا۔ تو ان سے نپٹنا اور زیادہ مشکل ہو جائے گا۔ انہوں نے آخر میں لکھا۔ کہ ہوم سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل سے تبادلہ خیالات کے نتیجہ کے طور پر وہ ذیل کی تجاویز پیش کرتے ہیں:-

۱۔ احرار کو جیسا کہ انہوں نے ۱۹۵۰ء میں بھی سفارش کی تھی۔ ایک خلاف قانون جماعت قرار دیا جائے۔

۲۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور محمد علی جالندھری کو نظر بند یا پابند کر دیا جائے۔

(۳) ہر قیمت پر احرار کے جلسوں کی ایک یا دو سال کے لئے ممانعت کر دی جائے۔

پیش گویانہ تنبیہہ!

پھر مسٹر قربان علی خان نے ایک موثر اور پیش گویانہ نوٹ لکھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے صورت حال کا اور کوئی فیصلہ کن اقدام کرنے سے حکومت کے سیاسی اجتناب کا کتنا صحیح اندازہ لگایا۔ ہم ذیل میں اس کا صرف لب لباب درج کرتے ہیں:-

(۱) ہم کب تک صرف نوٹ لکھتے رہیں گے مجھے یقین ہے۔ کہ اگر حکومت درگذر کرنے کی موجودہ پالیسی پر گامزن رہی۔ تو احرار ایسے وحشت انگیز جرائم کا ارتکاب کریں گے۔ کہ حکومت کا ان امور پر کاروائی کرنے میں ناکام رہنے کی وضاحت کرنا مشکل ہو جائے گی۔ محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی بار بار انتہائی شدومد سے اس بارہ میں حکومت کو اطلاع دے چکا ہے۔ مجھے علم ہے۔ کہ اس سلسلہ میں فیصلہ کرنا دشوار ہے۔ لیکن کسی کو تو آخر فیصلہ کرنا ہے۔ مرکز ایک ایسے مسئلہ کی ذمہ داری کے بارہ میں شریک ہونا منظور نہیں کرتا جس سے منافرت پیدا ہونے کا ہر امکان موجود ہے۔ حقیقتاً ایک ایسا مسئلہ جسے متعصب برادری کے لئے مذہبی رنگ بھی دیا جا سکے لیکن کسی حکومت کو عوام کی صحیح رہنمائی ضرور کرنی چاہیئے۔ اگر ہر پارٹی کو یہ خدشہ ہے۔ کہ احرار مخالفین سے مل جائیں گے۔ تو امن و امان برقرار رکھنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔ احرار کو آج کوئی طاقت حاصل نہیں لیکن کل وہ ایک طاقت بن سکتے ہیں۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے۔ کہ ان کا رویہ کاروائی کا متقاضی ہے۔ تو اب اس کا مناسب ترین موقع ہے۔"

مسٹر قربان علی سے استفسار کیا گیا۔ کہ وہ اس نوٹ کا صحیح مفہوم بتائیں۔ اور جہاں تک دونوں حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ اس کا بھی حوالہ دیں۔ اس کے جواب میں مسٹر قربان علی کے تحریری بیانات حسب ذیل پیرے مفید ثابت ہوں گے۔

(۱) ایک سیدھا سادھا جواب مرکزی حکومت کو بہ نظر دور خطرہ پریشانی میں الجھا دیتا اور بے چینی دیگر ذیادہ ہو جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ سوال صرف پنجاب ہی سے تعلق نہیں رکھتا۔

(۲) میں اس بات پر زور دے رہا تھا۔ کہ مطالبات کا جواب کس طرح دیا جائے مجھے یہ کہ صوبائی حکومت سے مرکز کا تقاضہ کرتا تھا۔ کہ وہ عوام کی صحیح رہنمائی کرے۔ کہ انہیں اپنے مطالبات کس طرح ایک باضابطہ حکومت کو پیش کرنے چاہئیں جو کچھ میں حکومت کے ذہن نشین کرانا چاہتا تھا یہ تھا کہ ان لوگوں کے خلاف موثر تعزیری کاروائی کی جائے۔ جو حکومت کو ایک خاص فیصلہ دینے پر مجبور کرنے کی غرض سے تشدد کی تلقین کر رہے تھے۔ اور متشددانہ ذرائع اختیار کر رہے تھے۔ ایک سیدھا سادھا جواب دینے کی ذمہ داری قبول کرنے کا سوال میرے ذہن میں کبھی نہیں آیا تھا۔

۳۔ میں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ صوبائی حکومت یہ چاہتی تھی۔ کہ صورت حال کے ناگوار نتائج مرکزی حکومت کو پیش آئیں میرے خیال میں دونوں ناگوار صورت حال کا سامنا کرنے سے اجتناب کر رہی تھیں۔ میں صوبائی حکومت سے یہ گذارش کر رہا تھا کہ وہ لاقانونی کے ہر موقع کے خلاف مستعدی اور ثابت قدمی سے کاروائی کرے۔ اور اس بات کا خیال نہ کرے کہ مرکزی حکومت مطالبات سے کس طرح عہدہ برآ ہوتی ہے۔ صوبائی حکومت اگر کسی غلطی کا ادعا کرتی تو یہ فعل انتہائی معاون و مددگار ثابت ہوتا لیکن اس سلسلہ میں صوبائی حکومت کی ناکامی اسے امن و امان برقرار رکھنے کی ذمہ داری سے مبرا نہیں کر سکتی

چنانچہ مسٹر قربان علی خان حسب ذیل امور صاف صاف حکومت کے علم میں لائے۔

(۱) آپ بار بار سی۔ آئی۔ ڈی کے مشوروں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور اگر کچھ ہوا۔ تو آپ کو اپنی ناکامی کی وجوہات کی وضاحت میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۲) اگر آپ اس لئے کوئی کاروائی نہیں کرتے۔ کہ آپ مشکلات میں الجھ جائیں گے۔ تو مرکزی حکومت کو بھی اتنی ہی مشکلات کا شکار ہونا پڑے گا۔

(۳) لیکن اگر آپ امن و قانون کو برقرار رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ تو آپ کو ہر صورت حال سے جو بھی وہ پیدا ہو۔ مرکز کو اطلاع دیئے بغیر اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔

کانفرنس اور خط

اس کا نتیجہ ۲۵ مئی کو افسروں کی وزیر اعلیٰ کی ایک کانفرنس کی شکل میں برآمد ہوا۔ اور اس کے فیصلوں کا اظہار پالیسی کے متعلق ۵ جون ۱۹۵۲ء کے تیسرے خط میں کیا گیا۔ جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ کسی استثناء کے بغیر احمدیوں اور احراریوں کے تمام جلسوں کی ممانعت کر دیں۔ اور جب کوئی جلسہ منعقد ہونے والا ہو۔ تو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیں۔ اس نے ۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کے خط کو کالعدم قرار دے دیا جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار تمیزی دے دیا گیا تھا۔ ایک طرح سے یہ اس حقیقت کا اعتراف تھا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تمام حالات میں اپنے اختیارات تمیزی سے کام لینے کے اہل نہیں ہیں۔ لیکن ... احرار کی جماعت کو خلاف قانون نہیں قرار دیا گیا۔ اور نہ کسی شخص کی زبان بندی کی گئی۔ اور نہ کسی کو پابند کیا گیا۔ یہ دلیل معقول حد تک پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ حکومت کی اگر کم سے کم اشتعال انگیز کاروائی سے مطلوبہ مقصد حاصل کیا

جا سکتا ہے۔ تو کوئی سخت کارروائی کیوں کی جائے لیکن ابھی یہ ظاہر ہو جائے گا۔ کہ سطور بالا مقصد نہیں حاصل ہوا۔ احرار نے اپنا دائرہ عمل مسجدوں تک محدود کر لیا۔ اور چونکہ جمعۃ الوداع قریب آ رہا تھا اس لئے حکومت نے ۱۹ ؍ جون کو ایک وائرلیس پیغام بھیجا کہ احرار اگر نماز جمعۃ الوداع سے پہلے یا اس کے بعد مسجدوں میں جلسہ کرنا چاہیں تو جلسہ گاہ کا ذکر کئے بغیر امتناعی احکام جاری کر دیئے جائیں۔ اور مقامی امام متنبہ کر دیئے جائیں لیکن امتناعی احکام کے باوجود کوئی جلسہ منعقد نہ کیا جائے۔ تو جلسوں میں مداخلت نہ کی جائے بلکہ امتناعی احکام کی خلاف ورزی پر بعد میں گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں۔

ایک اور خط

۲۰؍ جون ۱۹۵۲ء کو ایک اور خط جاری کیا گیا۔ جس میں ہدایت کی گئی کہ امتناعی احکام کی اگر خلاف ورزی کی گئی ہو۔ تو صرف احرار پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور ان میں سے بھی صرف ممتاز لوگ چن لئے جائیں۔ تاکہ انہیں الگ تھلگ کیا جا سکے ہم یہ نہیں کہتے کہ مئی اور جون ۱۹۵۲ء میں جو کارروائی کی گئی تھی۔ وہ بالکل ہی ناکافی تھی لیکن جب مسٹر دولتانہ یہ کہتے ہیں کہ یہی حکمت عملی ضروری تھی۔ تو صورت حال پر مزید غور و فکر کیا جا سکتا ہے۔ ان (مسٹر دولتانہ) کا کہنا ہے کہ کانفرنس میں پہلے اس بات پر غور کیا گیا تھا کہ مطالبات پیش کرنے ہی کی ممانعت کر دی جائے۔

دوسری تجویز یہ تھی۔ کہ کیا ان کے حق میں پروپیگنڈے پر نظر رکھی جائے۔ تیسری بات یہ تھی کہ کیا احرار کے خلاف کچھ کارروائی کی جا سکتی ہے۔ پہلی دو باتوں کا اور ... پر ... کیا ... یہ ظاہر تھا کہ صوبائی حکومت مطالبات کے حسن و قبح کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتی تھی۔ بجائے ... کی ... سے اس بات کا کوئی ثبوت نہ تھا یا انتہائی سنسنی خیز تھا۔ کہ احرار ملک کے خلاف سازش کر رہے تھے یا کسی دشمن طاقت کے ایجنٹ تھے یا کھلم کھلا تشدد کی حمایت کر رہے تھے۔ چنانچہ پنجاب کے خلاف مرکز سے مشورہ کئے بغیر کوئی حفاظتی یا تعزیری کارروائی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن جہاں تک امن قانون کا تعلق ہے۔ ہم نے سخت کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کانفرنس میں اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جب تک مرکزی حکومت کوئی پالیسی وضع نہ کرے۔ اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

مسٹر دولتانہ کا غلط مفروضہ

مسٹر انور علی یا مسٹر قربان علی خاں نے اپنے نوٹوں میں یہ نہیں کہا کہ احرار کو ایسے خلاف قانون جماعت قرار دیدیا جائے کہ وہ ملک کے خلاف سازش کر رہے تھے یا وہ کسی دشمن طاقت کے ایجنٹ تھے۔ تشدد اور لاقانونیت کے چند واقعات مجوزہ کارروائی کو جائز قرار دینے کی خاطر وزیر اعظم کے علم میں لائے گئے تھے۔ اس دلیل سے کہ مرکز سے مشورہ کئے بغیر کوئی حفاظتی یا تعزیری کارروائی نہیں کی جا سکتی تھی۔ بلکہ امن و قانون کے پیش نظر سخت کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ دو مفروضے قائم کئے جا سکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ امن و قانون کی جانب حفاظتی یا تعزیری کارروائی نہیں کی گئی۔ دوسرا یہ کہ کسی جماعت کو خلاف قانون قرار دینے سے پیشتر مرکز کا مشورہ ضروری تھا۔ یہ دونوں مفروضے غلط ہیں۔

پھر جب ۱۸ ؍ مئی ۱۹۵۲ء کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ تو مرکز سے مشورہ کرنے کا کسی کو بھی خیال نہیں تھا۔

یہ خیال پہلے پہل مسٹر دولتانہ کے دل میں ۱۷ ؍ جولائی ۱۹۵۲ء کو آیا جب وہ نتھیا گلی میں تھے۔ اور وزارت داخلہ کے ایک مراسلہ مورخہ ۱۷ ؍ جولائی ۱۹۵۲ء کی ترغیب پر مسٹر غیاث الدین ہوم سیکرٹری کی تجاویز کے متعلق ایک فائل انہیں بھیجی گئی تھی۔ ہم اس سے پہلے اس مراسلہ کا ذکر کر چکے ہیں۔ کہ وہ گشتی مراسلوں میں سے دوسرا تھا جو مرکزی حکومت نے صوبوں کی رہنمائی کے لئے جاری کئے تھے۔ ... سابقہ ہدایات کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی تھی کہ جھگڑالو اور جارحانہ فرقہ پرستی کو سختی سے کچل دیا جائے اور عوام کو یقین دلانا ... کہ حکومت پنجاب نے حالیہ ہی میں جو کارروائی کی ہے ... جس پر اب غور کیا جا رہا ہے۔ تسلی بخش ہے۔ ساتھ ہی مسٹر غیاث الدین نے یہ رائے ظاہر کی کہ "اب وقت آ گیا ہے کہ مرکزی حکومت سے ایک پالیسی وضع کرنے کی خاطر اعلیٰ سطح پر مطالبہ کیا جائے۔

احرار نے جس مذہبی جذبہ اور خلفشار کی تلقین کی ہے۔ اگر اسے کچلا نہ گیا۔ تو یہ صوبے تک ہی محدود نہیں رہے گا۔ جہاں تک ختم نبوت کی تحریک کا تعلق ہے۔ مرکز کو ہمیں بتانا چاہیئے کہ ہم کونسی راہ اختیار کریں کیا ہم ان سر گرمیوں سے اغماض کریں جو کہ ایک چھوٹے فرقے کو مادی و مذہبی طور پر نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہیں ...... انہیں بتانا چاہیئے کہ کیا قانون و امن کو مذہبی عقائد پر فوقیت حاصل ہے۔ جہاں تک چوہدری ظفر اللہ خان کا تعلق ہے۔ ایک عام آدمی بھی یہ تاثر قبول کر رہا ہے کہ ان کے پاس منافقی تحریک کی پشت پر ہیں"

ہوم سیکرٹری نے وزیر اعلیٰ کی طرف سے وزیر اعظم کے نام ایک ذاتی مراسلہ کی تجویز کی تھی۔

چیف سیکرٹری حافظ عبد المجید نے اپنے ایک نوٹ کے ساتھ فائل کو آگے بھیج دیا۔ اس نوٹ میں صورت حال کا بہت عمدہ جائزہ لیا گیا تھا۔ اور ہمارے خیال میں اس سے اچھا جائزہ ممکن نہیں تھا۔ نوٹ کا لب لباب یہ ہے "امن و قانون برقرار رکھنے کے لئے کارروائی کرنے کی غرض سے ہمیں مرکز کے تعاون کی ضرورت تھی۔ لیکن احرار نے یہ تاثر پیدا کر دیا ہے کہ ان کی تحریک کو مرکزی وزراء یا بعض افسروں کی تائید حاصل ہے۔ ... کے پیش نظر ہمیں یہ تجویز کرنی چاہیئے کہ اس تاثر کو ایک بیان کے ذریعہ دور کیا جائے۔

ہوم سیکرٹری نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ مرکز پہلے ہی وزارت داخلہ کے ۱۸ ؍ ستمبر ۱۹۵۱ء کے مراسلہ میں اپنی پالیسی کی وضاحت کر چکا ہے اور پی۔ یو۔ سی (۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء کے خط) میں اس کا اعادہ کر چکا ہے۔ اختلافات کو مناسب حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔ مرکز نے حکومت

پنجاب کی حالیہ کارروائی کی بھی توثیق کی ہے۔ دوسرے مطالبات — احمدیوں کو اقلیت قرار دینا اور وزیر خارجہ کو ان کے عہدے سے ہٹانا ہم سے تعلق نہیں رکھتے۔

پہلے کے متعلق ہمیں مرکز کے فیصلے کی توقع بھی نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ مجلس دستور ساز کے اختیار میں ہے اور ہم وزیر اعظم کو یہ تجویز بھی نہیں پیش کر سکتے کہ وہ یہ کہیں کہ انہیں ... پورا اعتماد ہے" (باقی)

دعائے مغفرت

برادرم ناصر احمد صاحب ابن عبد العزیز صاحب مرحوم آف دولیال ضلع جہلم کچھ عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۵/۶ کو لائل پور وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور دفن کیا گیا۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند صاف طبیعت اور نیک دل نوجوان تھے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد یوسف ربوہ)
۲۰/۶/۵۲

لاہور میں امریکی گیہوں کی فروخت کے لئے ۹۱ ڈپو قائم کر دیئے گئے

لاہور ۲۶ جون:- امریکی گیہوں اور آٹا فروخت کرنے کے لئے لاہور میں جو ۱۳ خاص راشن ڈپو جاری ہیں ان کے علاوہ ۷۸ معمولی راشن ڈپوؤں کو مختلف علاقوں میں مختلف جگہ خاص ڈپوؤں میں منتقل کر دیا گیا ہے تاکہ خریداروں کو سہولت رہے۔ صرف امریکی گیہوں اور آٹا ان ۹۱ ڈپوؤں پر ملا کرے گا۔ گیہوں اور آٹے کا نرخ فی الترتیب ۸/۴/ اور ۸/۸/ روپے فی من ہوگا۔ خریدار جس قدر گندم یا آٹا چاہیں ان ڈپوؤں سے خرید سکتے ہیں۔

پنجاب کے وزیر مال کا دورہ

لاہور ۲۶ جون:- وزیر مالیات و بحالیات مسٹر مظفر علی خان قزلباش پروز آج لاہور سے لائل پور اور شیخوپورہ کے اضلاع کے سہ روزہ دورے پر جا رہے ہیں۔

وزیر صاحب موصوف اضلاع کے صدر مقامات پر مال و بحالیات کے محکموں کے افسروں سے مل کر ان کے کام سے متعلق گفت و شنید کریں گے۔ آپ منگل کی شام کو لاہور واپس تشریف لے آئیں گے۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۶ جون:- آج لاہور کا درجہ حرارت ۱۱۱.۶ اور کم سے کم ۷۸ رہا۔ کل طلوع آفتاب ۵ بجکر ۱ منٹ پر اور غروب آفتاب ۷ بجکر ۱۳ منٹ پر ہوگا۔

لیڈر:- (بقیہ صفحہ ۳)

دوسرے کام میں فوقیت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے ہی ملک میں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور نہ اپنی حکومتوں سے دوسروں کو کافر و مرتد قرار دلانے کے مطالبات کرتا ہے۔ بلکہ وہ جس کو سچائی سمجھتا ہے۔ اس کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ باوجود یکہ موجودہ عیسائیت ایک نہایت غیر معقول عقائد کا پلندہ ہے۔ ہر دیس اور ہر ملک میں اس کے مشن چل رہے ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ یورپ کے لوگ متعصب نہیں ہیں۔ اسی خبر میں جو ہم نے اوپر درج کی ہے بتایا گیا ہے کہ اٹلی سے احمدیہ مشن کو نکال دیا گیا۔ یہ درست ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بھی عیسائی مشنوں سے وہی سلوک کریں۔ اس کا تو مطلب یہ ہوگا۔ کہ اسلام موجودہ غلط عیسائیت کا میدان تبلیغ میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کا تو مطلب یہ ہوگا۔ کہ دین اسلام غلط دینوں کے سامنے بھی نہیں ٹھہر سکتا۔

بے شک اٹلی سے احمدیہ مشن کو نکال دیا گیا مگر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدیوں نے دل نہیں ہارا اور یورپ کے اکثر ممالک میں احمدی مشنری نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ولندیزی اور جرمن میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے گئے ہیں۔ جو ان ممالک کے لوگ ہاتھوں ہاتھ لے رہے ہیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔ کیا اس کے مقابلہ میں ہم کے لئے یہی چاہیئے۔ کہ تمام اسلامی ممالک سے عیسائی مشنوں کو نکال دیا جائے۔ اگر بالفرض ہم ایسا کریں اور تمام اسلامی ملک بالفرض عیسائیت سے پاک بھی ہو جائیں۔ تو عیسائی باقی دنیا میں اپنے مشنوں کا کام بڑھالیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ چین۔ بھارت افریقہ وغیرہ تمام ممالک کو عیسائی بنا لیں۔ ایسی صورت میں اسلامی ممالک کی کیا حیثیت رہ جائیگی۔

کیا اس سے بہتر طریقہ یہ نہیں ہے۔ کہ ہم قرآن کریم ہاتھوں میں لیکر عیسائی دنیا کے اندر گھس جائیں۔ اور اسلام سے ان کو روشناس کرائیں۔ اور ان مقامات پر ہی اسلام کا جھنڈا لہرا دیں جہاں سے یہ پادری نکل نکل کر ہمارے دیش میں اپنے اڈے قائم کرتے ہیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ ضرور ہو سکتا ہے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پانڈیچری میں مزید فرانسیسی اسلحہ پہنچ گیا جمعرات کو گولہ بارود کے تین سو بکس اتارے گئے

پانڈیچری ۲۶ جون:- کل یہاں ایک بادبردار جہاز سے گولہ بارود کے تین سو بکس اتارے گئے ہیں۔ یہ جہاز اس ماہ کے شروع میں سیگاؤں سے روانہ ہوا تھا اور سنگاپور ہوتا ہوا کل یہاں پہنچا ہے۔ جب اس جہاز سے اسلحہ اتارا جا رہا تھا۔ تو فرانس کی ملٹری پولیس نے سمندر کا ساحلی راستہ بند کر دیا۔ اور پیدل چلنے والوں کو دوسرے راستوں سے جانا پڑا ...... گاڑیاں بھی دوسرے راستوں سے گذریں۔ فرانس کے فوجی افسران اسلحہ اتارتے وقت ساحل بحر پر موجود تھے۔ فرانسیسی پولیس نے نامہ نگاروں کو ساحلی راستہ سے گذرنے سے روک دیا۔

پٹھان کوٹ ریلوے سٹیشن کے نیچے سونے کی کان!

پٹھان کوٹ ۲۶ جون:- پٹھان کوٹ ریلوے اسٹیشن کے نیچے سونے کی کان کا پتہ چلا ہے۔ یہ انکشاف اس وقت ہوا جب مزدور ایک نالہ کھود رہے تھے۔ اب نالہ کی کھدائی بند ہو گئی ہے۔ اور پولیس گارد متعین کر دی گئی ہے۔

مغل دور کے سکے برآمد ہوئے

اورنگ آباد ۲۶ جون:- ضلع بھمبیر میں شاہجہان اور نورجہان کے سونے اور چاندی کے سکے ایک دفینہ سے برآمد ہوئے ہیں۔

ہائیڈروجن اور ایٹم بم کے دھماکے سے موسم پر اثر نہیں پڑتا

دیانا ۲۶ جون:- سویانا کے محکمہ موسمیات کے فرڈی ناڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایٹم اور ہائیڈروجن بم کے تجربات سے موسم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ انہوں نے دوسرے لوگوں کے خیال کو کہ ان تجربات سے موسم پر اثر پڑتا ہے۔ غلط قرار دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ سورج کی طاقت کسیر ابر توانائی پیدا کرنے کے لئے روزانہ ۱۵۰۰ ایٹم بم داغنے ہوں گے بجلی سے طوفان کی طاقت ہائیڈروجن بم سے کتنا زیادہ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کا درجہ حرارت بتدریج بڑھ رہا ہے۔ اب سے سو سال بعد دنیا کی آب و ہوا میں ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ گرم ہو گی۔

چینی عوام مصریوں کی جدوجہد آزادی سے ہمدردی رکھتے ہیں (چو این لائی)

قاہرہ ۲۶ جون:- مسٹر چو این لائی چینی وزیر خارجہ و وزیر اعظم دہلی جاتے ہوئے جمعرات کو یہاں سے گذرے۔ تو ہوائی اڈے پر ہندوستانی سفیر نے ان کا استقبال کیا مصر نے ابھی تک کمیونسٹ چین کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

حفاظتی پولیس نے نامہ نگاروں کو مسٹر چو این لائی سے ملاقات نہیں کرنے دی۔ طیارہ میں دوبارہ سوار ہونے سے قبل مسٹر چو این لائی نے انگریزی میں ایک بیان دیا جس میں کہا گیا تھا۔ کہ میرے لئے ہندوستان جاتے ہوئے قاہرہ سے گذرنا بڑی مسرت کی بات ہے چینی عوام مصریوں کی جدوجہد آزادی کے ہمیشہ سے ہمدرد رہے ہیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر مصری عوام کو سلام کرتا ہوں۔

تخفیف اسلحہ کانفرنس کی ناکامی

لندن ۲۶ جون:- باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ مشرقی اور مغربی ممالک کے درمیان تخفیف اسلحہ کی بات چیت اس لئے ناکام ہو گئی کہ روس تاریخ پر اتفاق نہیں کر سکا۔ جس تاریخ تک اسلحہ پر پابندی لگائی جائے گی۔

تیونس کے ۳۳ لیڈروں کو سزائے موت

فرانس کی عدالتوں کا کارنامہ

ادارہ اقوام متحدہ ۲۶ جون:- نومبر ۱۹۵۳ء سے مئی ۱۹۵۴ء تک فرانس کی عدالتوں نے تیونس کے ۳۳ لیڈروں کو موت کی سزا دی ہے۔ وہ پر سیاسی جرائم کے ارتکاب کا ... الزام لگایا گیا تھا۔ ۱۱۰ قوم پرور لیڈروں کو ۵-۵ سال قید محنت کی سزا دی گئی۔

لاؤس اور کمبوڈیا کی آزادی کا اصول مسٹر لائی نے تسلیم کر لیا (مسٹر مینڈس فرانس)

پیرس ۲۶ جون:- فرانس کی قومی اسمبلی کو مسٹر مینڈیز فرانس نے بتایا کہ انہوں نے وزیر اعظم چین سے جو گفتگو کی۔ اس کا مقصد محض چینی کے سوال کو کامیابی سے طے کرنا تھا انہوں نے کہا۔ میں نے صرف ہند چینی کے سوال پر گفتگو کی ہے۔ لاؤس اور کمبوڈیا کی آزادی کے اصول کو مسٹر لائی نے تسلیم کر لیا ہے۔ جمہوریہ ویٹ نام کے متعلق ذرا پیچیدگی ہے لیکن ہم نے سیاسی معاملات سے قبل فوجی معاملات کو طے کرنے کا فیصلہ کیا ہے ہم نے مسٹر لائی پر واضح کر دیا ہے کہ ہم مقررہ میعاد میں صرف ایسا حل چاہتے ہیں۔ جس میں ہمارے مفادات کو نظر انداز نہ کیا گیا ہو۔ اس وقت میں اس سے زیادہ نہیں بتا سکتا انہوں نے کہا۔ کہ مسٹر ایڈن اور مسٹر بیڈل اسمتھ سے بھی صاف صاف گفتگو ہوئی ہے۔ لیکن مسٹر مولوٹوف سے ملاقات نہ کر سکا کیونکہ وہ ماسکو روانہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ ہند چینی میں جنگ بندی کے لئے انہوں نے ۲۰ جولائی کی میعاد کیوں مقرر کی ہے۔

ایک اور احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

عزیزم سید نصیر احمد صاحب ابن سید محمد یوسف شاہ صاحب آف ڈھیل گھڑ نے میٹرک کے امتحان میں ۷۲۳ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول دگورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کا سابقہ ریکارڈ توڑ دیا۔ وہ ضلع بھر میں اول آئے ہیں۔ تمام احباب عزیز کی آئندہ ترقیات کے لئے خلوص دل سے دعا فرمائیں۔ (سید نثار احمد ڈھل گھڑ۔ ڈاکخانہ ڈھل گملہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)